بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ✦ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل

ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

فون ۴۴۹

جلد ۷۲/۳۷ / جمعرات ۷ ذی الحجہ ۱۴۰۳ھ ۵ اخوت ۱۳۶۲ ہش ۵ ستمبر ۱۹۸۳ء / نمبر ۲۱

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں

(تازہ اطلاع)

(۱۵ ستمبر ۱۹۸۳ء صبح آٹھ بجے)

جسم میں درد بہت زیادہ ہے اور کمزوری کی تکلیف ہے۔

احباب کرام توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولا کریم اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحت کامل عطا کرے اور آپ کا بابرکت وجود تادیر ہمارے درمیان سلامت رکھے آمین

(ڈاکٹر لطیف احمد قریشی چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

● مکرم عزیز محمد خان صاحب نیو سمن آباد لاہور بہت سخت بیمار ہیں اور گلبرگ ہسپتال میں داخل ہیں۔ سب دوستوں کی خدمت میں عاجزانہ درخواست ہے کہ ان کی کامل صحت اور درازی عمر کے لئے دعا کر کے ممنون فرمائیں۔

(شیخ لطیف الرحمان کارکن نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ ربوہ)

برادرم چوہدری غلام احمد صاحب باجوہ دارالرحمت غربی پر ایک ہفتہ قبل ہارٹ اٹیک ہوا تھا۔ فوری طور پر کنعان ہسپتال لاہور میں داخل کرایا گیا۔ اب قدرے افاقہ ہے۔ صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(چوہدری ظفر احمد خان کاہلوں دارالصدر شمالی ربوہ)

عید کا اسلامی فلسفہ

گزشتہ عید الفطر کے موقعہ پر دوران خطبہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔

عید کا اسلامی فلسفہ یہ ہے کہ ہماری عید میں لازماً عبادت اور خدمت خلق کے شیریں پھل لگنے چاہئیں۔ آج کے دن امراء اپنے غریب بھائیوں کے گھروں میں جائیں اور جو تحفے آپس میں بانٹتے ہیں۔ ان میں غریب بھائیوں کو بھی شامل کریں۔ (باقی صفحہ ۸ پر)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خدا تعالیٰ بندوں کی دعا قبول کرتا ہے۔ ہزارہا کیا کُل کام دعا سے نکلتے ہیں

جب صبر اور صدق سے دعا انتہا کو پہنچے تو وہ قبول ہو جاتی ہے اور دعا کرنے والا تسلی پا لیتا ہے

"قرآن کریم میں فرمایا ہے اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ ترجمہ" دعا مانگو میں قبول کرونگا۔" اب یہاں سے معلوم ہوتا ہے کہ دعا قبول ہو سکتی ہے اور دعا سے عذاب ٹل جاتا ہے اور ہزارہا کیا کُل کام دعا سے نکلتے ہیں .... جب کسی قسم کی تکلیف اور مصیبت انسان کو پہنچتی ہے تو وہ فطرتاً اور طبعاً اعمال حسنہ کی طرف رجوع کرتا ہے۔ اپنے اندر ایک قلق اور کرب محسوس کرتا ہے جو اسے بیدار کرتا اور نیکیوں کی طرف کھینچے لئے جاتا ہے اور گناہ سے ہٹاتا ہے۔ جس طرح پر ہم ادویات کے اثر کو تجربے کے ذریعہ سے پا لیتے ہیں۔ اسی طرح پر ایک مضطرب الحال انسان جب خدا تعالیٰ کے آستانہ پر نہایت تذلل اور نیستی کے ساتھ گرتا ہے اور رَبِّ رَبِّ کہہ کر اسکو پکارتا اور دعائیں مانگتا ہے تو وہ رویائے صالحہ یا الہام صحیحہ کے ذریعہ سے ایک بشارت اور تسلی پا لیتا ہے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ جب صبر اور صدق سے دعا انتہا کو پہنچے تو وہ قبول ہو جاتی ہے۔ دعا، صدقہ اور خیرات سے عذاب کا ٹلنا ایسی ثابت شدہ صداقت ہے جس پر ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی کا اتفاق ہے اور کروڑہا صلحا اور اتقیا اور اولیاء اللہ کے ذاتی تجربے اس امر پر گواہ ہیں۔" (ملفوظات جلد اول صفحہ ۱۵۸)

آسٹریلیا مرکز کیلئے احباب جماعت کی نمایاں قربانیاں

براعظم آسٹریلیا میں پہلے مرکز و مسجد کے قیام کے لئے حضور ایدہ اللہ کی تحریک میں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے غیر معمولی برکت ڈالی ہے۔ اور جن احباب کے ذمہ اس کی تعمیر کی ذمہ داری ہے وہ ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر نمایاں قربانیوں کے مظاہرے کر رہے ہیں عنقریب انشاء اللہ اس کا سنگ بنیاد رکھا جائے گا۔ اس لئے احباب اس کوشش میں ہیں کہ جلد از جلد اپنے وعدے سالم ادا کر کے یا اس کا کثیر حصہ ادا کر کے السابقون الاولون میں شامل ہونے کی سعادت حاصل کریں چنانچہ تازہ اطلاع کے مطابق پچاس احباب نے اپنے وعدے سو فیصد ادا کر دیئے ہیں اور ایک کثیر تعداد نے اپنے وعدے کے پچاس فی صد سے زائد ادائیگی کر دی ہے۔ بعض دوستوں نے اپنا وعدہ کیا ہے اور اس کے ساتھ ہی تمام رقم بھی ادا کر دی۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء!

نمایاں قربانی کرنے والے احباب کے اسماء کی پہلی قسط ذیل میں بغرض دعا پیش ہے:۔

سو فیصد ادائیگی والے:

مکرم سید حسین احمد صبحی القزق، مکرم چوہدری عبد الغنی صاحب، مکرم غلام رسول صاحب، مکرم محمد احمد صاحب ضیاء، مکرم اشرف علی صاحب، مکرم عزیز احمد صاحب، مکرمہ امۃ اللہ حسن صاحبہ، مکرم چوہدری عبد الرحیم صاحب، مکرم مرزا نذیر احمد صاحب، مکرم چوہدری ناصر احمد صاحب دھاریوال، مکرم رؤف احمد صاحب، مکرم محمود مجیب اصغر صاحب، مکرم مبشر احمد صاحب طارق، مکرم ناصر محمود صاحب، مکرم چوہدری انیس احمد صاحب، مکرم نصیر احمد صاحب دینوی، مکرم رشید احمد صاحب ملک (انجینئر)، مکرمہ امۃ القیوم صاحبہ اہلیہ مکرم جاوید احمد صاحب باجوہ، مکرمہ امۃ النصیر صاحبہ، محترمہ اہلیہ صاحبہ رشید احمد ملک، مکرم جمال احمد صاحب، مکرمہ ثمرہ احمد صاحبہ،

وعدہ کے نصف سے زائد ادائیگی والے:

مکرم غلام مصطفیٰ صاحب، مکرم چوہدری منور احمد صاحب باجوہ، مکرم منور احمد صاحب ایڈووکیٹ، مکرم موسیٰ نصیر صاحب، مکرم افتخار احمد صاحب عزیز، مکرم چوہدری مختار احمد صاحب، مکرم انور احمد صاحب انجینئر، مکرم محمد سرور صاحب جاوید۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان سب کے اخلاص اور نفوس میں بے حد برکت ڈالے۔ ان کو بیش از بیش قربانیوں کی توفیق دیتا چلا جائے، ان کو ہر قسم کی پریشانیوں سے محفوظ رکھے جملہ مشکلات دور فرمائے۔ اور ہر آن ان کا معین و مددگار اور حافظ و ناصر رہے۔

(وکیلہ المال (ثانی) تحریک جدید)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴۔ پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبد الحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ۔ قیمت: ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۷ ذی الحجہ ۱۴۰۳ھ

۱۵ تبوک ۱۳۶۲ ہش

شرعی احکام پر عملدرآمد اور اللہ تعالیٰ کا وضع کردہ ایک بنیادی اصل

اللہ تعالیٰ نے دینی احکام پر عمل درآمد اور حقیقی نقطۂ نگاہ سے انسانی زندگی کے مقصد کی تکمیل کے تعلق میں ایک بنیادی اصل ایسا بیان فرمایا ہے کہ جس سے دینی احکام پر عمل درآمد اور مقصد حیات کی تکمیل میں کسی بھی انسان کے لئے کوئی مشکل باقی نہیں رہتی۔ جو مشکل بھی پیش آتی ہے اس بنیادی اصل کی روشنی میں اس پر قابو پانا اس کے لئے آسان ہو جاتا ہے۔ وہ بنیادی اصل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی انسان پر اس کی طاقت سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالتا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اس بنیادی اصل کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَھَا (البقرہ آیت ۲۸۷)

ترجمہ:۔ اللہ کسی شخص پر سوائے اس (ذمہ داری) کے جو اس کی طاقت میں ہو کوئی ذمہ داری نہیں ڈالتا۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے دو نہایت لطیف نکتے بیان فرمائے ہیں۔ ایک نکتہ کا تعلق بحیثیت مجموعی تمام بنی نوع انسان اور بلحاظ نوع انہیں عطا ہونے والی طاقتوں سے ہے۔ دوسرے نکتہ کا تعلق ہر انسان کو انفرادی حیثیت میں عطا ہونے والی طاقتوں اور استعدادوں سے ہے۔ حضورؑ نے اس ضمن میں بنی نوع انسان کی اجتماعی ذمہ داری اور ہر انسان کی ذاتی اور فردی ذمہ داری پر کمال اختصار لیکن نہایت درجہ جامع اور پُر معارف انداز میں روشنی ڈالی ہے۔

جہاں تک بنی نوع انسان کی اجتماعی ذمہ داری کا تعلق ہے حضرت اقدس نے آیت مذکورہ بالا کی تفسیر کرتے ہوئے واضح فرمایا ہے کہ یہ اس امر کو روز روشن کی طرح عیاں کر رہی ہے کہ شریعت کے جملہ احکام بنی نوع انسان کے لئے ہر گز مالا یطاق کی حیثیت نہیں رکھتے۔ اس بنیادی اصل کی رو سے یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ خدا تعالیٰ ایسے احکام دے جن پر عمل کرنا بحیثیت مجموعی انسانوں کی طاقت سے بالا ہو۔ اللہ تعالیٰ نے جتنے بھی شرعی احکام دیئے ہیں ان کے مناسب حال قوتیں اور استعدادیں بھی اس نے بنی نوع انسان کو عطا کی ہیں۔ اندریں صورت شرعی احکام کسی لحاظ سے بھی قابل عمل قرار نہیں دیئے جا سکتے۔ یہ سب احکام بحیثیت مجموعی بنی نوع انسان کے لئے قابل عمل ہیں اور ان کا یہ فرض قرار دیا گیا ہے کہ وہ ان پر عمل پیرا ہوں۔ چنانچہ حضرت اقدس اس نکتہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"قویٰ کی برداشت اور حوصلہ سے بڑھ کر کسی قسم کی شرعی تکلیف نہیں اٹھوائی گئی۔ لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَھَا۔ اس آیت سے صاف طور پر پایا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے احکام ایسے نہیں جن کی بجا آوری کوئی کر ہی نہ سکے۔ اور نہ شرائع و احکام اللہ تعالیٰ نے دنیا میں اس لئے نازل کئے کہ اپنی بڑی فصاحت و بلاغت اور ایجادی قانونی طاقت اور چیستان طرازی کا فخر انسان پر ظاہر کرے اور یوں پہلے ہی سے اپنی جگہ ٹھان رکھا تھا کہ کہاں بیہودہ ضعیف انسان اور کہاں ان حکموں پر عمل درآمد؟ خدا تعالیٰ اس سے برتر اور پاک ہے کہ ایسا لغو فعل کرے۔" (رپورٹ جلسہ سالانہ ۱۸۹۷ء)

اس سے ظاہر ہے کہ جملہ شرعی احکام انسانی طاقتوں اور استعدادوں کے عین مطابق ہوتے ہوئے سراسر قابل عمل ہیں اور نوع انسان کی فلاح ان پر کما حقہ عمل پیرا ہونے میں مضمر ہے۔ البتہ چونکہ سب انسانوں کو ایک جیسی طاقتیں اور استعدادیں نہیں دی گئیں اور یہ کہ ان میں تفاوت پایا جاتا ہے اس لئے لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَھَا کی رو سے انسان اپنی ذاتی طاقتوں اور استعدادوں کی حد تک شرعی احکام پر عمل پیرا ہونے کے لئے مکلف ہے۔ اگر وہ اپنی طاقتوں اور استعدادوں کی آخری حد تک شرعی احکام پر عمل کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھتا تو پھر اس نے اپنی ذمہ داری پوری کر دی جو کمی رہ جائے گی وہ مالا یطاق کے ذیل میں آئے گی اور اس کمی کی وجہ سے وہ عند اللہ قابل مواخذہ نہیں ہوگا۔ چنانچہ حضرت اقدسؑ اس دوسرے نکتہ کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

(۱) "شرائط پر پابند ہونا باعتبار استطاعت ہے لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَھَا۔" (مکتوبات جلد ۵ حصہ ۲ مکتوب نمبر ۴۷ بنام حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ)

(۲) "جو امر کسی ایک انسان کی خداداد استطاعت کی رو سے اس کے لئے) فوق الطاقت اور ناقابل برداشت ہو جاوے اس سے خدا بھی درگذر کرتا ہے۔"

(الحکم ۲۶ مارچ ۱۹۰۸ء صفحہ ۴)

الغرض خدا تعالیٰ کا یہ ایک بنیادی قانون ہے کہ وہ انسانوں پر ان کی طاقت سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالتا۔ اسی لئے جو شرعی احکام اس نے دیئے ہیں وہ سب بنی نوع انسان کو عطا ہونے والی طاقتوں اور استعدادوں کے عین مطابق ہیں اور نوع انسانی کا ان پر عمل پیرا ہونا ان کے لئے ہرگز بھی مشکل نہیں ہے البتہ چونکہ انسان انسان کو عطا ہونے والی استعدادوں میں فرق پایا جاتا ہے اس لئے ہر شخص اپنی استعداد کے مطابق شرعی احکام پر عمل پیرا ہونے کا مکلف ہے اس کی یہ ذمہ داری قرار دی گئی ہے کہ وہ شرعی احکام پر اپنی استعداد کی آخری حد تک عمل پیرا ہونے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھے۔ وہ اس وقت ہی قابل مواخذہ قرار پاتا ہے جب وہ اپنی استعداد کی آخری حد تک شرعی احکام پر عمل کرنے کی کوشش نہیں کرتا اور درمیان میں ہی ہمت ہار دیتا ہے۔

مولوی عبدالمالک خانؒ

(از رشحاتِ خامہ محترم قیس مینائی نجیب آبادی کراچی)

راہِ حق میں دے گئے جاں، مولوی عبدالمالک خاں
چل دیئے سوئے باغِ جناں مولوی عبدالمالک خاں

عاشقِ قرآں، خادمِ دیں، روشن دل از نورِ مبیں
تارکِ لطف و عیشِ جہاں مولوی عبدالمالک خاں

عالم و فاضل اہلِ یقیں، نورِ ایماں حسنِ جبیں
اہلِ کمالِ فنِ بیاں مولوی عبدالمالک خاں

جادو سا جگا دیتے تھے اک رنگ جما دیتے تھے
سحر طرازِ حسنِ بیاں مولوی عبدالمالک خاں

حسنِ خطابت واہ رے خطیب واہ ری طرزِ عجیب و غریب
واہ رے تیری شستہ زباں مولوی عبدالمالک خاں

تیرا پیام اک لطفِ پیام، تیرا کلام اک زورِ کلام
تیری دلیل اک کوہِ گراں مولوی عبدالمالک خاں

ہر اک ساعت ہر ہر گام تھے منتظرِ حکمِ امام
حسنِ اطاعت کے تھے نشاں مولوی عبدالمالک خاں

ہوتے ہیں زندہ یوں مر کے، کر گئے ثابت یوں کر کے
جامِ شہادت نوشِ جاں مولوی عبدالمالک خاں

ناظرِ اصلاح و ارشاد، پا گئے اپنے دل کی مراد
ہو گئے کیا فردوس مکاں مولوی عبدالمالک خاں

قیسِ حزیں ہی نہیں غمگیں ساری جماعت ہی ہے حزیں
دے گئے کیا داغِ ہجراں مولوی عبدالمالک خاں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عید الاضحیہ کی حکمت اور بعض ضروری مسائل

مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر سابق مبلغ مشرقی وسطیٰ

اسلام میں دو عیدیں ہیں۔ عید الفطر اور عید الاضحیہ، عید الفطر کا تعلق رمضان المبارک کے روزوں سے ہے اور عید الاضحیہ کا تعلق فریضۂ حج کے ساتھ ہے گویا ان دونوں عیدوں کا گہرا رابطہ ارکانِ خمسہ میں سے دو کے ساتھ ہے۔ فرصتِ امروزہ میں قارئین الفضل کے سامنے عید الاضحیہ کی حکمت تحریر کرنا مقصود ہے۔

عید الاضحیہ کا تاریخی ضابطہ یہ ہے کہ یہ مبارک تقریب ذوالحجہ کی دسویں تاریخ کو منائی جاتی ہے یہ عید ابو الانبیاء حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل علیہما السلام کی عظیم اور دائمی قربانی کی یاد میں منائی جاتی ہے۔ اس قربانی کے نقوش جاوداں ہیں۔ ہاں! ایسے نقوش جن پر فرزندانِ توحید عمل کر کے انقلابی روح قوم میں پیدا کر سکتے ہیں کیونکہ اس قربانی میں اطاعت۔ ایثار۔ ثابت قدمی اور جرأت کا مظاہرہ ہے۔ قرآنِ کریم میں حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسماعیلؑ کا یہ واقعہ نہایت دلربا اور جاذب الفاظ میں یوں مذکور ہے:۔

"رَبِّ هَبْ لِي مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ○ فَبَشَّرْنٰهُ بِغُلٰمٍ حَلِيْمٍ ○ فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْيَ قَالَ يٰبُنَيَّ اِنِّيْٓ اَرٰى فِي الْمَنَامِ اَنِّيْٓ اَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰى ؕ قَالَ يٰٓاَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ ۫ سَتَجِدُنِيْٓ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِيْنَ ○ فَلَمَّآ اَسْلَمَا وَتَلَّهٗ لِلْجَبِيْنِ ○ وَنَادَيْنٰهُ اَنْ يّٰٓاِبْرٰهِيْمُ ○ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّءْيَا ۚ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ○ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْبَلٰٓؤُا الْمُبِيْنُ ○ وَفَدَيْنٰهُ بِذِبْحٍ عَظِيْمٍ ○ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرِيْنَ ○ سَلٰمٌ"

(الصّٰفّٰت: ۱۰۱ تا ۱۰۹)

حضرت ابراہیم نے کہا میرے رب مجھے نیکوکار اولاد بخش۔ تب ہم نے اس کو ایک حلیم لڑکے کی بشارت دی۔ پھر جب وہ لڑکا اس کے ساتھ تیز چلنے کے قابل ہو گیا تو اس نے کہا اے میرے بیٹے! میں نے تجھے خواب میں دیکھا ہے کہ گویا میں تجھے ذبح کر رہا ہوں پس تو فیصلہ کر کہ اس میں تیری کیا رائے ہے (اس وقت بیٹے نے کہا) اے میرے باپ جو کچھ تجھے خدا کہتا ہے وہی کر تو انشاء اللہ مجھے اپنے ایمان پر قائم رہنے والا دیکھے گا۔ پھر جب وہ دونوں فرمانبرداری پر آمادہ ہو گئے اور باپ نے بیٹے کو ماتھے کے بل گرایا اور ہم نے ابراہیم کو پکار کر کہا۔ اے ابراہیم تو اپنی رؤیا پوری کر چکا۔ ہم اسی طرح محسنوں کو بدلہ دیا کرتے ہیں یہ یقیناً ایک کھلی کھلی آزمائش تھی اور ہم نے اسماعیل کا فدیہ ایک بڑی قربانی کے ذریعہ سے دیا اور بعد میں آنے والی قوموں میں اس کا نیک ذکر باقی رکھا۔ ابراہیم پر سلامتی نازل ہوتی رہے ہم محسنوں کو اسی طرح بدلہ دیا کرتے ہیں۔ یقیناً وہ ہمارے مومن بندوں میں سے تھا۔

اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَسُبْحٰنَ اللّٰهِ۔ دنیا کی تاریخ میں ایسا واقعہ اور عظیم نمونہ نہیں ملتا۔ باپ بیٹا دونوں حکمِ خداوندی پر جذبۂ رضاء و تسلیم کے ساتھ لبیک کہتے ہیں۔ قریب تھا کہ چھری چل جاتی مگر خدا تعالیٰ نے حضرت ابراہیم کو کشفی رنگ میں پکارا کہ آپ اس امتحان میں کامیاب ہو گئے اس طرح خدا تعالیٰ کے حکم سے بیٹے کی بجائے مینڈھے کی قربانی دی گئی اور اس کو قرآنی الفاظ میں ذبحِ عظیم اسی لئے کہا جاتا ہے کہ حج کے ایام میں بطور یادگار کے یہ قربانی فرض قرار دی گئی ہے اور اس واقعہ کی یاد میں ہی اور اس سنتِ ابراہیمی پر عمل کر کے فرزندانِ اسلام عید الاضحیہ پر قربانی پیش کرتے ہیں۔ چنانچہ ایک دفعہ صحابہ کرامؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ استفسار کیا:۔

"ما هٰذه الاضاحی؟ قال سنة ابیکم ابراهیم قالوا فما لنا فیها یا رسول الله قال بکل شعرة حسنة"

یعنی: یا رسول اللہ! یہ قربانیاں کیا ہیں؟ آپؐ نے فرمایا تمہارے بزرگ ابراہیمؑ کی یہ سنت ہے اس پر صحابہ نے عرض کیا کہ ہمارے لئے اس میں کیا اجر ہے؟ آپ نے فرمایا کہ قربانی کے جانور کے جسم کے ہر بال کے عوض ایک نیکی ہے۔

(۲)

اس قربانی کے ذریعہ جہاں فرزندانِ توحید کو رضاء و تسلیم، وفا اور اطاعتِ احکام ربانی کی تعلیم دی گئی ہے وہاں عالی قربانی جذبات کی قربانی اور عند الضرورت جانی قربانی کی بھی تربیت دی گئی ہے۔ آج کے پُرآشوب اور الحادی ماحول میں بعض تعلیم یافتہ اشخاص قربانی کے خلاف ہیں اور اسے اقتصادی لحاظ سے اسراف سمجھتے ہیں اس قسم کے خیالات رکھنے والے حضرات کو یہ جاننا ضروری ہے کہ قربانی کے حکم کی بنیاد قرآن کریم نے رکھی ہے اور حضرت شارع علیہ السلام نے اس بنیاد پر اس سنت کو زندہ کیا اور آپ کے متعدد ارشادات مبارکہ نے اس سنت ابراہیمیؑ کو مستحکم فرمایا چنانچہ فقہ کی مشہور کتاب۔ "الفقه علی المذاهب الاربعة" میں لکھا ہے:۔

"اجمع المسلمون علی مشروعیتها"

یعنی عید الاضحیہ کی قربانیوں کے وجوب پر مسلمانوں کا اجماع ہے۔

لیکن اس قربانی کا ایک بنیادی فلسفہ ہے۔ گوشت اور خون سے وقتی فائدہ حاصل کرنا مقصود نہیں بلکہ اس کا دائمی فائدہ یہ ہے کہ انسان اپنے نفس کی تطہیر کرے اور تعمیر اخلاق کا جذبہ پیدا کرے اور انسان تقویٰ حاصل کرے۔ فرمایا:۔

"لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَآؤُهَا وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ ؕ"

(الحج: ۳۸)

قربانی کا گوشت اور خون خدا کو نہیں پہنچتا بلکہ تمہارے تقویٰ کا جذبہ خدا کے ہاں مقبول ہوتا ہے

آج ایسے والدین کی ضرورت ہے جو حضرت ابراہیم اور ہاجرہ کا نمونہ پیش کریں اور ایسی اولاد کی ضرورت ہے جو اسماعیل علیہ السلام کے نقشِ قدم پر گامزن ہو۔ قربانی سے مقصد ملی وحدت، یکجہتی، اطاعت۔ وقت پر جہاد بالنفس اور جہاد بالمال کرنا ہے۔ یہ روح ہر عید الاضحیہ کے موقع پر پیدا ہونی چاہیئے۔ اس امر کی آج اشد ضرورت ہے کہ عید الاضحیہ کو زندہ اور حقیقی عید کی صورت دی جائے۔

(۳)

اس مبارک تقریب کے بعض مسائل اور احکام ہیں جو اختصاراً تحریر ہیں:۔

(۱) عید کے دن غسل کرنا اور صاف کپڑے پہننے چاہئیں۔

(۲) حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عید کے روز خوشبو استعمال فرمایا کرتے تھے۔

(۳) حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے خواتین کو بھی عید میں شامل ہونے کی تاکید فرمائی ہے۔ خواتین اگر شرعی عذر کی وجہ سے نماز میں شامل نہ ہو سکیں تو عید گاہ جا کر قریب جگہ سے امام کا خطبہ سنیں۔

(۴) نماز عید کے متعلق ارشاد نبویؐ ہے:۔

"زینوا اعیادکم بالتکبیر"

کہ اپنی عیدوں کو تکبیرات سے مزین کرو۔ نماز عید کے لئے آتے جاتے تکبیر و تحمید کے کلمات یہ ہیں:۔

"الله اکبر۔ الله اکبر۔ لا اله الا الله والله اکبر الله اکبر ولله الحمد"

ان تکبیرات کا نویں ذوالحج کی صبح سے تیرھویں ذوالحج کی عصر تک ورد کیا جائے۔

(۵) نماز عید کے لئے آنے جانے کے لئے دو علیحدہ راستے اختیار کرنا مسنون ہے اس سے باہمی تعارف اور اخوت و ملاقات بڑھتی ہے۔

(۶) عید کی نماز کے لئے ایک امتیاز یہ ہے کہ اس کے لئے نہ تو اذان ہے اور نہ اقامت تکبیر تحریمہ اور ثناء کے بعد پہلی رکعت میں سات اور دوسری رکعت میں پانچ تکبیریں ہوتی ہیں۔ تکبیروں کے وقت ہاتھ سینہ پر باندھنے نہیں چاہئیں بلکہ کھلے چھوڑ دیئے جائیں۔ اور ہر تکبیر کے وقت ہاتھ کانوں کی لَو تک اٹھانے چاہئیں۔

(۷) عید الاضحیہ کی نماز کے بعد امام کا خطبہ سننا واجب ہے۔ امام کے مواعظ مبارکہ اور ارشادات میں برکت ہوتی ہے اور نماز عید سے فراغت کے بعد قربانی کرنی چاہیئے۔ ہر ذی استطاعت مسلمان قربانی کرے۔ قربانی ۱۰ ذوالحج سے ۱۲ ذوالحج تک ہو سکتی ہے۔

(۸) غرباء و مساکین اور محتاجوں کو گوشت بھیجنا مسنون ہے۔

(۹) قربانی کے جانور میں کسی قسم کا نقص نہیں ہونا چاہیئے۔

—○—

قائدین مجلس خدام الاحمدیہ

سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ مرکزیہ کیلئے ہر مجلس اپنے خدام کی تعداد کے مطابق ہر ۲۰ اراکین پر یا ۲۰ کی کسر پر ایک نمائندہ بھجوائے گی۔ (معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

کیا؟
آپ نے چندہ عام، حصہ آمد ادا کر دیا ہے۔
(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عیدالاضحیٰ کے بارہ میں ضروری مسائل

احادیث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں عیدالاضحیٰ کے بارہ میں ضروری مسائل درج ذیل ہیں۔ تاکہ احباب ان سے استفادہ کر سکیں۔

(۱) عید کے دن نہانا، نئے یا صاف ستھرے کپڑے پہننا اور خوشبو لگانا مسنون ہے۔

(۲) تمام مردوں، عورتوں اور بچوں کو نماز عید کے لئے عیدگاہ جانا چاہیئے۔ جو عورتیں بوجہ عذر نماز میں شامل نہ ہو سکتی ہوں وہ بھی عیدگاہ جائیں اور الگ بیٹھ کر امام کا خطبہ توجہ سے سنیں۔ عیدگاہ پہنچ کر خاموشی سے امام کا انتظار کرنا چاہیئے۔ ذکر الٰہی اور تکبیرات میں مشغول رہنا چاہیئے۔

(۳) عید کی نماز دو رکعت ہوتی ہے۔ پہلی رکعت میں قرأت سے پہلے امام سات تکبیریں بلند آواز سے کہتا ہے اور مقتدی آہستہ آواز سے۔ ہر تکبیر کے وقت ہاتھ کانوں تک اٹھا کر کھلے چھوڑ دیئے جاتے ہیں اور امام کی اقتداء میں پہلی رکعت حسب معمول مکمل کی جاتی ہے اسی طریق کے مطابق دوسری رکعت میں قرأت سے پہلے پانچ تکبیریں کہی جاتی ہیں۔

(۴) نماز کے بعد امام خطبہ پڑھتا ہے۔ یہ خطبہ نماز عید کا حصہ ہوتا ہے۔ مقتدیوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ اس خطبہ کو توجہ سے سنیں۔ خطبہ سن کر اور دعا میں شامل ہونے کے بعد گھروں کو واپس جانا چاہیئے۔

(۵) صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کا طریق تھا کہ جب وہ نماز کے لئے عیدگاہ جاتے تو مندرجہ ذیل تکبیرات بلند آواز سے پڑھتے تھے۔

اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ۔ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ
اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ۔

(۶) یہی تکبیرات نویں ذوالحج کی صبح سے تیرہویں ذوالحج کی عصر تک ہر نماز کے بعد پڑھی جائیں۔ ان اوقات کے علاوہ بھی ان دنوں میں ان تکبیرات کا ورد رہنا چاہیئے۔

(۷) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا طریق تھا کہ عیدگاہ جاتے ہوئے ایک راستہ سے جاتے اور دوسرے راستہ سے واپس تشریف لاتے۔

(۸) عیدالاضحیٰ کے موقع پر قربانی دینا سنت مؤکدہ ہے۔ اس لئے جسے توفیق حاصل ہو اسے ضرور قربانی دینی چاہیئے۔ ایک خاندان کی طرف سے ایک بکرے، چھترے یا دنبے کی قربانی کافی ہوتی ہے۔ لیکن اگر کسی کو وسعت حاصل ہو اور وہ چاہے تو زیادہ جانور بھی ذبح کئے جا سکتے ہیں۔ بکرے کی قربانی ایک آدمی کے لئے ہوتی ہے۔ تاہم گائے یا اونٹ میں سات آدمی شامل ہو سکتے ہیں۔

(۹) جس آدمی نے قربانی دینی ہو اسے چاہیئے کہ ذوالحج کی پہلی تاریخ سے قربانی کرنے تک حجامت نہ بنوائے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا یہی طریق تھا۔

(۱۰) قربانی کا وقت نماز کے اختتام پر شروع ہوتا ہے اور بارہ ذوالحج کو ختم ہوتا ہے نماز عید سے پہلے ذبح کیا ہوا جانور قربانی شمار نہیں ہوگا۔

(۱۱) قربانی کے گوشت کے استعمال اور تقسیم پر کوئی پابندی نہیں تاہم بہتر یہ ہے کہ ایک حصہ اپنے لئے رکھیں ایک رشتہ داروں اور دوست احباب کو بھجوائیں اور ایک حصہ غرباء میں تقسیم کریں۔

(۱۲) قربانی کی کھال بیچ کر رقم ذاتی مصرف میں نہیں لائی جا سکتی۔ ہاں جماعتی کاموں میں صرف ہو سکتی ہے۔

(نظارت اصلاح وارشاد)

روغن دار اجناس کی زیادہ پیداوار فی ایکڑ حاصل کرنے کا طریق

سرسوں، توریا۔ پوربی رایا۔ اور رایا وغیرہ کی پیداوار فی ایکڑ کم ہوتی ہے۔ اگر زمیندار مندرجہ ذیل امور کی طرف توجہ دیں تو یقیناً پیداوار بہتر ہو سکتی ہے۔

(۱) بوقت کاشت ایک بوری نائٹروفاس۔ دس کلوگرام پوٹاش استعمال کی جائے۔

(۲) کاشت قطاروں میں کی جائے۔ درمیانی فاصلہ ۱۲ انچ ہو تا گوڈی آسانی سے کی جا سکے۔

(۳) پھول آنے سے پانچ چھ دن پہلے ایک بوری امونیم نائٹریٹ دیا جائے۔

(۴) جب پھلیاں بنیں تو تیلہ کا حملہ ہو جاتا ہے لہٰذا محکمہ زراعت کے عملہ سے مشورہ کر کے سپرے کروایا جائے۔

اس طرح عمل کرنے سے پیداوار پندرہ من فی ایکڑ یا زیادہ حاصل ہو سکتی ہے۔

(مرسلہ نظارت زراعت)

ذکر اک مردِ حق کا

مکرمہ امۃ الباسط ملک صاحبہ بنت ملک عنایت اللہ صاحب جہلم

جماعت احمدیہ کا وہ قیمتی اور نادر گوہر۔ وہ بلند پایہ علم۔ وہ برق رفتار وجود۔ وہ شیریں سخن وہ مردِ باوفا آناً فاناً جامِ شہادت نوش کر گیا

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ

حضرت مولانا عبدالمالک خان صاحب ایک اعلیٰ نسب خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔ تاریخ پاکستان کے دو جری سپوت مولانا محمد علی جوہر اور مولانا شوکت علی آپ کے حقیقی چچا تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بے شمار خوبیوں سے نوازا تھا مولانا صاحب ایک فصیح عالم و شعلہ بیان مقرر و علم و ادب کا سمندر اور جماعت احمدیہ کے لئے ایک قیمتی وجود تھے۔

جلسہ سالانہ ہو یا اجتماع۔ فضل عمر تعلیم القرآن کلاس ہو یا کوئی اور جلسہ حضرت خان صاحب کی دلوں پر سحر کرنے والی آواز پروگرام کو جلا بخشتی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ذہن و دماغ اور وسیع دل اور جلالی آواز سے نوازا تھا۔

آپ صبر و شکر اور توکل خدا پر حد درجہ یقین رکھنے والے بزرگ تھے۔ جب میرے ماموں جان مکرم مولانا غلام احمد صاحب فرخ اپریل ۱۹۸۱ء میں اچانک وفات پا گئے۔ ماموں جان کا جسد خاکی پڑا تھا۔ سب رشتہ دار اس اچانک صدمہ سے نڈھال اور دلگیر تھے تو حضرت مولانا صاحب اندر تشریف لائے اور نہایت نصیحت آمیز انداز میں تسلی دی کہ جانے والا تو شہید ہے وہ خدا کے حضور بلند مرتبہ ہے آپ لوگ آہ و بکا کرنے کی بجائے استغفار اور صبر کریں۔ ان الفاظ نے سب کی ڈھارس بندھائی۔

ابھی کل کی بات ہے کہ ۲۲ جولائی ۱۹۸۳ء کو جماعت احمدیہ جہلم نے ایک مذاکرہ کا اہتمام کیا جس کی روح رواں حضرت مولانا عبدالمالک صاحب تھے۔ اللہ اللہ! وہ ۵۰۰ آدمیوں کا اجتماع اور مولانا صاحب کی پُرشوکت آواز۔ کیا خاموشی اور کیا سناٹا تھا۔ آپ بار بار غیر از جماعت احباب کو دعوت دے رہے تھے کہ آپ بلا جھجک سوال کیجئے اور جواب پا کر راہِ حق کو تلاش کیجئے۔ ہر سوال کا جواب مشینی انداز سے بڑے شفقت آمیز طریق سے دے رہے تھے۔ وہ آپ کی رومی ٹوپی اور وہ آپ کی پُروقار چال یاد کر کے دل میں کیسی ٹیس اٹھتی ہے

وہ چاند غروب ہو گیا۔ وہ پھول مرجھا گیا۔ وہ علم کا چراغ گل ہو گیا۔ آہ! وہ مردِ عظیم شہید ہو گیا۔

آخر میں مولائے دو جہان سے دست بدعا ہوں کہ اپنے فضل سے مولانا صاحب کے درجات بلند کرتے ہوئے جنت الفردوس میں اپنے پیاروں میں جگہ دے اور آپ کے لواحقین کو صبر جمیل کی نعمت عطا ہو اور جماعت احمدیہ کے لئے آپ کی اچانک وفات سے پیدا ہو جانے والے خلا کی خود خانہ پُری فرمائے۔ آمین یا ارحم الراحمین! ؎

"تربت پہ اُسکی رحمتِ یزداں ہو صبح و شام"

-O-

تحریک جدید کا معیار قربانی اور امراء اضلاع

حال ہی میں تحریک جدید کی مالی قربانی کا جائزہ لینے سے معلوم ہوا ہے کہ دیہاتی جماعتوں کا معیار قربانی امراء کرام کی خصوصی توجہ کا محتاج ہے۔

جن وجوہ سے دیہاتی جماعتیں شہری جماعتوں سے پیچھے ہیں وہ شمولیت اور مقدار چندہ ہر دو لحاظ سے اپنے اندر ترقی کی بہت گنجائش رکھتا ہے۔

ہمارا ٹارگٹ شمولیت کے اعتبار سے یہ ہے کہ ذیلی تنظیموں کے جملہ اراکین تحریک جدید کے مالی جہاد میں شامل ہوں اور ہر کمانے والا ہاتھ اپنی سالانہ آمد سے ساٹھویں حصہ سے کم قربانی نہ کر رہا ہو۔ چھ ہزار سالانہ آمدنی پر کم از کم یکصد روپیہ سالانہ ضرور پیش کیا جائے۔

امرائے کرام سے درخواست ہے کہ ضلع وار نظام کے تحت جو اجلاس منعقد کئے جائیں تو مذکورہ بالا دونوں اہم امور کی طرف ان میں خصوصی توجہ دلا کر عنداللہ ماجور ہوں

(وکیل المال (اوّل) تحریک جدید)

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ

اخبار الفضل

خود خرید کر پڑھے۔

(منیجر الفضل)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک احمدی کے تاثرات حج

مکرمہ ممتاز صاحبہ بنت ڈاکٹر قاضی محمد منیر صاحب مرحوم

جیسے جیسے حج کا زمانہ قریب آرہا ہے۔ اباجی ڈاکٹر قاضی محمد منیر صاحب مرحوم کی یاد شدت سے ستا رہی ہے۔ یہ کہہ کر کچھ چین ملتا ہے ؎

تمہیں کہتا ہے مردہ کون تم زندوں میں زندہ ہو
تمہاری نیکیاں قائم تمہاری خوبیاں باقی

یوں تو وفات کو چار سال کا عرصہ گزر گیا ہے مگر ایسے معلوم ہے۔ کہ ابھی کل کی بات ہے کہ وہ ہم میں موجود تھے اور اپنی ایمان افروز باتوں سے ہر ایک کو متمتع فرما رہے تھے۔ وہ احمدیت کی سچی تصویر تھے۔ بہت مخلص۔ حد درجہ نیک دعاگو اور بے نفس بزرگ تھے۔ اپنے حالاتِ زندگی سناتے ہوئے بار بار اور کثرت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور برکتوں کا تذکرہ کرتے اور اس کی حمد و ثناء کے ذکر میں مسرور ہوتے۔ یہ محض اللہ کا فضل اور اس کا احسان اور نہایت درجہ خوش قسمتی تھی کہ اباجان نے جب حج کا ارادہ باندھا تو ہم سرزمین حجاز میں تھے اور ان کی دعاؤں کے طفیل فریضۂ حج کی نعمت سے متمتع ہو چکے تھے۔ الحمد للہ

وہ ہمارے دیارِ حبیب میں جانے پر اتنے خوش تھے کہ بیان نہیں کر سکتی۔ وہاں قیام کے دوران مجھے ایسے ایسے ایمان افروز خطوط سے نوازتے جو میرے لیے سرمایۂ حیات ہیں۔ اور جو بھی پڑھتا ہے اس کے لیے ازدیادِ ایمان کا باعث ہوتے ہیں۔ ان کی چند تحریریں موقعہ کی مناسبت سے پیش کرتی ہوں۔

اپنے نہایت درجہ ایمان افروز خطوط میں مجھے ہمیشہ تلقین کرتے کہ

"وہاں بابرکت سرزمین میں رہائش کا پورا فائدہ اٹھاؤ اور جھولیاں بھر کے برکات حاصل کرو۔ اللہ تعالیٰ کے احسانوں کا ہمیشہ شکریہ ادا کرتی رہا کرو۔ حج کی تفصیل کا خط ملا۔ اللہ تعالیٰ یہ فضیلت اور سعی آپ کو مبارک کرے۔ آپ کی وجہ سے ہمارے گھر میں یہ فضیلت آگئی۔ اَللّٰھُمَّ زِدْ فَزِدْ ایں سعادت بزورِ بازو نیست۔ جتنا اللہ کا شکر کرو کم ہے۔ مکے کے والی نے تو اللہ کے احسانوں کا اسی قدر شکر ادا کیا کہ کھڑے کھڑے اپنے آپ کو بھول جاتے۔ حتیٰ کہ پاؤں پر سوجن آجاتی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو پتہ نہ لگتا۔ کہ آپ کیوں کھڑے ہیں۔ حضرت عائشہؓ توجہ دلاتیں تو فرما دیتے" تو کیا میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا نہ کروں جس نے مجھ پر اس قدر احسان کیا۔ کہ ان گنت نعمتیں بغیر میری کوشش کے مجھے عطا فرما دیں"

فسبح اسم ربک الاعلیٰ
سبحان اللہ والحمد للہ ولا
الٰہ الا اللہ وھو الرحمٰن
الرحیم والحمد للہ ربِّ العٰلمین

مجھے امید ہے کہ حج کی بہت بڑی عبادت اور زندگی کے اس آخری فریضہ کے تمام مناسک ادا کرنے کے بعد آپ بھی ایک نیا دورِ زندگی محسوس کر رہی ہوں گی۔ آپ کے لیے سرزمین حجاز کا ذرہ ذرہ اللہ تعالیٰ کے حی و قیوم اور قادر ہونے کے انوار ظاہر کرتا ہوا دکھائی دے رہا ہوگا۔ وہی خشک زمین اور خشک پتھر اللہ تعالیٰ کی قدرت کو ظاہر کرتے ہوئے دکھائی دے رہے ہونگے۔

آپ نے اپنی آنکھوں سے اس بے آب و گیاہ وادی جس میں کھانے پینے کے لیے کوئی دانہ دکھائی نہ دیتا تھا۔ اس میں لاکھوں کو دانہ کھاتے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہوگا۔ اور وہ زمین جس میں پانی کے ایک مشکیزے کے سوا کہیں پانی نظر نہ آتا تھا۔ وہاں اس قدر پانی نکلا کہ ملکوں کے ملک روحانی سیلاب میں آگئے۔ اور ملکوں کے ملک اس روحانی سیلاب کے پانی سے سیراب ہو کر اپنی اپنی عقیدت کے پھول اور شکر گزاری کے جذبات کے تحفے نچھاور کرتے ہوئے۔ چار اطراف سے آتے ہوئے زائرین خود اپنی آنکھوں سے دیکھے ہوں گے۔ اور پھر اس نعمت کے عوض قربانی کے میدان میں کیونکر وہ ولولہ نہ آتا دیکھا ہوگا۔ جہاں لبیک لبیک کہتے ہوئے اپنا سب کچھ۔ مال اور علم و دولت یہ بنی نوع انسان اس خدا تعالیٰ کی مخلوق کے لیے قربان کرنے کو تیار نہ ہو جاتا ہوگا۔ یہی نعمتیں ہیں جو حج سے آپ کو وافر ملی ہونگیں۔ اس لیے میری پھر آپ کے لیے یہی دعا ہے۔ اللھم زد فزد

اللہ تعالیٰ آپ کو اپنی غریب نوازی سے اچھی اور بہت سی نعمتوں سے نوازے۔ اور آپ نبی پاک کی طرح شکر گزار بندی بنی رہیں آمین۔

یا الٰہی میرے اباجی کی ان دعاؤں کو ہمیشہ شرفِ قبولیت بخش۔ آمین۔

اسی طرح ایک اور خط ملا ملاحظہ ہو۔

"عزیزہ تاج۔ اللہ آپ کو ہمیشہ خوش رکھے آپ کو یہ خط لکھتے وقت مجھے لکھتے لکھتے خود رقت طاری ہو گئی۔ میں نے تصور میں آپ کو خانہ کعبہ کا طواف کرتے دیکھا۔ اور مجھے کیا معلوم تھا۔ کہ میرا خط پہنچنے سے پہلے ہی آپ طواف سے مشرف ہو چکے ہوں گے۔ اب روضۂ نبوی میں حاضری باقی ہے وہ بھی اسی طرح انشاء اللہ ہوگی جیسے میرا تصور ہے جلد فرصت ملے تو پہلے ہی روضۂ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر حاضر ہو کر اپنا سلام پیش کریں۔ اور ہمارا سلام پیش کریں۔ اور حضورؐ پر سلام اور درود بھیجنے کے بعد ہماری حقیر وفا اور فرمانبرداری اور حقیر خدمت پیش کریں۔ اور ہماری طرف سے اور اپنی طرف سے عاجزانہ صدق و صفا کے موتی پُر نم آنکھوں سے نکال کر پیش کریں۔ اور عرض کریں حضورؐ نے مسیح محمدی کو سلام پہنچانے کو اپنی امت کو فرمایا تھا ہم نے حضورؐ کا سلام مسیح پاک کو پہنچا دیا ہے اور اب حضورؐ کی خدمت میں اس فرض سے سبکدوش ہو کر حاضر ہوئے ہیں۔ اور اپنے دور افتادہ عزیزوں کا سلام لیکر حضور کی خدمت میں پیش کرنے آئے ہیں۔

"حضورؐ ہمارا سلام قبول فرمائیں۔ اور حضور کی دعائیں ہمیشہ ہمارے ساتھ ہوں اور ہمارے سب دوسرے عزیزوں کے ساتھ ہوں۔ اور جب ہم اس دنیا سے کوچ کریں۔ تو اللہ تعالیٰ کی رضا اور حضور کی خوشنودی ہمارے ساتھ ہو آمین۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ"

اے اس مکتوب کے ایمان افروز الفاظ کے لکھنے والے اور اسے یہ طریقِ ادب و دین ہمیں سکھانے والے۔ خدا کرے کہ تیرا یہاں سے کوچ بھی ایسا ہی ہوا ہو۔ جیسا کہ تو دعاگو تھا۔ آج خدا کرے کہ اللہ کی رضا تیرے ساتھ ہو۔ اور جس طرح تیری زندگی اپنے مرشدوں کے پیار و عشق میں گزری۔ وہاں بھی اللہ تعالیٰ کے منعم علیہ بندوں نے تیرا استقبال کیا ہو۔ اور تو وہاں خود اپنے محمد نبی پاکؐ کو مل کر بھی یہ کہہ رہا ہو۔ کہ "حضور کا سلام میں نے مسیح پاک کو پہنچا دیا ہے۔ اور میں حضورؐ کے پاس سرخرو ہو کر حاضر ہو گیا ہوں"۔ اور خدا کرے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم یہ سُن کر بنفسِ نفیس تجھے سینے سے چمٹا لیں۔ کہ تو یہاں بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا پیارا تھا۔ تیرا جینا بھی اللہ کے لیے اور تیرا مرنا بھی اسی کی رضا کے تحت تھا۔ تو اس دنیا میں بھی خدا کے جلوے دیکھتا تھا۔ خدا کرے کہ وہاں بھی روزِ محشر اس کے پیاروں میں اٹھایا جائے۔ آمین۔ تجھے اللہ تعالیٰ کا قرب نصیب ہو اور تو اس کے جلال کے تخت کے سایہ تلے ہو۔ اور ملائکہ تجھے اھلاً وَّ سَھلاً کہیں۔ آمین

اباجی کے خدا تعالیٰ پر انتہا درجہ کے توکل کے نظارے ہم نے بھی ایک زمانہ دیکھے۔ اکثر حضرت مسیح موعودؑ کے ملفوظات پڑھنے کی تلقین ہمیں کرتے رہتے تھے۔ خاص کر کشتی نوح کا یہ اقتباس تو بار بار پڑھنے کو اور عمل کرنے کو کہتے رہتے کہ۔

"خدا ایک پیارا خزانہ ہے۔ اس کی قدر کرو۔ تاکہ وہ ہر ایک قدم میں تمہارا مددگار ہو۔ تم بغیر خدا کی مدد کے کچھ نہیں۔ اور تمہارے اسباب اور تدابیر کچھ چیز نہیں۔ اگر تم خدا کے ہو جاؤ گے۔ تو یقیناً سمجھو کہ خدا تمہارا ہی ہے۔ تم سوئے ہوئے ہو گے اور خدا تمہارے لیے جاگے گا۔ تم دشمن سے غافل ہو گے اور خدا اُسے دیکھے گا اور اس کے منصوبے کو توڑے گا۔ تم ابھی تک نہیں جانتے کہ تمہارے خدا میں کیا قدرتیں ہیں۔ اگر تم جانتے تو تم پر کوئی ایسا وقت نہ آتا۔ کہ تم دنیا کے لیے سخت غمگین ہو جاتے"۔

مندرجہ بالا اقتباس کے ایک ایک لفظ پر عمل کرنے کی تلقین ہر وقت فرماتے رہتے۔ اللہ کرے کہ ان کی دعاؤں کے وافر حصہ سے ابھی بھی ہم متمتع ہوتے رہیں۔ اے اللہ اے ارحم الراحمین۔ تو ایسا ہی کر۔

اس کے بعد میں ناظرین کے گوش گزار وہ تحریر بھی کر دوں۔ جو میرے اباجان نے اپنے حج کرنے کے بعد تحریر کی۔ اور اپنے حج کر لینے کی شکر گزاری میں جدہ پہنچ جانے پر اپنے تاثرات تحریر کیے۔ آپ نے لکھا،

"الحمد للہ۔ ہم تمام مناسک حج ادا کرنے کے بعد بخیر و عافیت جدہ پہنچ گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ یہ بابرکت عبادت ہمارے لیے اور جملہ عزیزوں اور بزرگان اور اپنی فیملی کے لیے مبارک کرے اور انہیں توفیق دے کہ

"صراط الذین انعمت علیھم"

کے راستے یہاں آکر اپنی آنکھوں سے دیکھیں۔ اور اپنے ایمانوں کو مضبوط کر کے ان راستوں پہ چل کر وہ روحانی حظ اٹھائیں۔ جو کامیاب ہونے والوں کے واسطے دنیا اور آخرت کی زندگی میں مقدر ہے

مکہ معظمہ سے لے کر عرفات تک یہ چودہ پندرہ میل زمین کا ٹکڑا ان "انعمت علیھم" کے لیے زمین پر ایک زندہ اور نہ مٹنے والی سچی گواہی ہے۔ جو یہاں کی مٹی۔ یہاں کے پتھر یہاں کا پانی۔ یہاں کی ہوا۔ یہاں کے پہاڑ یہاں کا آسمان۔ یہاں کا چاند اور ستارے اور سورج جنکی آنکھوں کے سامنے یہ آگ اور پانی کا معجزہ اس خیر البشر صلی اللہ علیہ وسلم نے دکھایا۔ جس نے رہتی دنیا تک انسان کی پیدائش کی لاج رکھ لی اور جس نے انسان کو دنیا میں معزز و مکرم بنا دیا اور اپنے خالق اور رب اور رحیم اور مالک خدا کے اس قدر قریب کر دیا۔ کہ فرشتے بھی رشک

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کرتے ہیں۔ تمام عظمت اور تعریف اس رب کے لیے ہی ہے۔ جس نے "انسان" کو اس برتری اور بزرگی کی توفیق عطا کی۔ الحمد للہ رب العلمین۔

ہم نے یہ راستے اور یہ جگہیں اپنی آنکھوں سے دیکھی ہیں۔ ہم یہاں آکر ان راستوں پر چلے ہیں بیٹھے ہیں۔ ان جگہوں پر دعائیں کی ہیں نوافل پڑھے ہیں۔ جس زمین پر جس آسمان سے قرآن اترا اس زمین پر بیٹھ کر قرآن مجید کی تلاوت کی ہے۔ اس کے تتبع میں ان راستوں پر دوڑے بھی ہیں۔ اور وہ معجز نما پانی بھی پیا ہے۔ جس نے یہاں سے باہر جا کر اکثر دنیا والوں کی پیاس (روحانی اور جسمانی) بجھا کر انہیں نئی زندگی اور نہ مٹنے والی روحانی امنگیں عطا کی ہیں۔ ہم نے ان پتھروں کو چوما ہے۔ جو بظاہر اس دنیا میں خدا تعالیٰ کے گھر کی بنیادوں میں ازل سے رکھے ہوئے ہیں۔ ہم نے خدا تعالیٰ کی دنیا میں اس پہلے گھر کی چوکھٹ پر بھی اپنا سر رکھا ہے۔ اور پکار پکار کر غلاف کعبہ کو تھام کر کہا ہے۔ کہ اے اللہ ہم بھی گو تیرے کمزور اور نادار اور غریب اور مسکین بندے ہیں۔ لیکن ہم بھی حضور کی آواز پر آپ کے در پر آحاضر ہوتے ہیں۔ اور انشاء اللہ اب عہد کرتے ہیں۔ کہ آئندہ بھی ہم حضور کی درگاہ میں ایسے ہی تا زندگی حاضر رہیں گے۔

اللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ۔ لَبَّیْکَ۔ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ۔ اور ہم نے اس عہد کو اس بیت عتیق کے گرداگرد گھوم گھوم کر سات دفعہ بلند آواز سے دہرایا ہے۔

اور آخر میں ہم نے اس پاک پہاڑی کے دامن میں اپنی قربانی بھی پیش کر دی ہے۔ جہاں پر لوگ اس بڑی قربانی "ذبح عظیم" کی یاد میں خدا تعالیٰ کے راستے اپنی قربانیاں پیش کرتے ہیں۔ لیکن اپنے ہونہار نیک اور فرمانبردار اور غریب بیٹوں کی قربانی پیش کرنے کی بجائے صرف دنبوں۔ بکروں اور گائے اور اونٹ ہی قربان کرتے ہیں۔ اللہ اللہ اس قربانی کو ادا کرتے خدائے عزیز و برتر کے اس حکم کو ٹالنے والے وسوسوں کو جو شیطان ہمارے دلوں میں پیدا کرتے ہیں ان وسوسوں کو دل میں داخل ہونے سے بچنے کے لیے ہم بظاہر ان شیطانوں کو ایک ایک کر کے پتھر بھی مارتے ہیں۔ تاکہ ہمارے دل ہمیشہ صرف خدا تعالیٰ کے حکم کے فرمانبردار ہی رہیں۔ اور شیطان کے وساوس سے دور رہیں حج کے اس آخری مناسک "قربانی۔ قربانی۔ اور قربانی" یعنی سارے حج کی وہ زنجیر جس کے لیے لاکھوں مخلوق۔ سینکڑوں قوموں۔ اور بیسیوں ملکوں سے صرف دو کپڑوں میں ملبوس صرف فقیروں اور بھیک منگوں کے بھیس میں دیوانہ وار بھاگتی ہوئی چلی آتی ہے۔ اور یہاں آکر صرف آسمان کے نیچے اور زمین کے اوپر دن رات ایک لگن میں بسر کرتی ہے۔ اور عبادت اور خدا کی یاد میں دن گزارتی ہے یہ قربانی اس کی آخری کڑی ہے۔ جس پر یہ حج کی عبادت ختم ہوتی ہے۔ اب دو لفظوں میں ہمارا مذہب اسلام۔ صرف ایک اور ایک خدا کی عبادت اور قربانی رہ جاتا ہے جس کو پکا کرتے ہم آئے تھے۔ اور اب اس سبق کو پکا کر کے ہم گھروں کو واپس لوٹیں گے انشاء اللہ

دعائے مغفرت

میرے والد مکرم ٹھیکیدار غلام حسین صاحب ولد علم الدین صاحب دارالرحمت شرقی ربوہ مورخہ ۹/۸۳ رات ۲½ بجے صرف دو یوم بیمار رہنے کے بعد بعمر ۷۱ سال وفات پا گئے۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

مرحوم خدا تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے ان کی نماز جنازہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت مورخہ ۱۰/۸۳ بعد نماز فجر پڑھائی بعد ازاں ان کی تدفین بہشتی مقبرہ میں عمل میں آئی۔ قبر کی تیاری پر مکرم محمد حنیف صاحب ٹھیکیدار نے دعا کرائی۔

مرحوم بہت نیک دعا گو اور سچائی پر قائم رہنے والے بزرگ تھے۔ نماز تہجد کے پابند تھے۔ احباب والد صاحب مرحوم کی مغفرت کے لیے دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

مرحوم نے والدہ صاحبہ کے علاوہ تین لڑکے اور چھ لڑکیاں سوگوار چھوڑی ہیں۔

(عبدالاحد دارالرحمت شرقی ربوہ)

• خاکسار کی پھوپھی جان محترمہ زبیدہ اعوان صاحبہ بیوہ شیخ محمد عبداللہ صاحب باگورا مرحوم باگورا نارمسی وزیر آباد مورخہ یکم ستمبر ۱۹۸۳ء بروز جمعرات بوقت تین بجے سہ پہر وفات پا گئیں۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

مرحومہ کے چار بیٹے اور چار ہی بیٹیاں ہیں۔ جن میں سے دو بیٹیاں اور تین بیٹے وفات کے وقت غیر ملک میں تھے۔ مرحومہ موصیہ تھیں ۲۹/۸۳ کو ان کا جنازہ وزیر آباد سے ان کے چھوٹے بیٹے نیئر عبداللہ باگورا ربوہ لائے نماز جنازہ محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے پڑھائی۔ قبر تیار ہونے پر مکرم مولانا ابوالمنیر نورالحق صاحب نے دعا کروائی۔

احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ سے مرحومہ کی مغفرت اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرنے کے لیے دعا کی درخواست ہے نیز اللہ تعالیٰ جملہ لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

(محمد احمد مبشر اعوان ناصر آباد کالونی ربوہ)

تبرکات از کشتیٔ نوحؑ

"تیسرا ذریعہ ہدایت کا حدیث ہے۔ کیونکہ بہت سے اسلام کے تاریخی اور اخلاقی اور فقہ کے امور کو حدیثیں کھول کر بیان کرتی ہیں اور نیز بڑا فائدہ حدیث کا یہ ہے کہ وہ قرآن کی خادم اور سنت کی خادم ہے۔ جن لوگوں کو ادب قرآن نہیں دیا گیا۔ وہ اس موقع پر حدیث کو قاضی قرآن کہتے ہیں۔ جیسا کہ یہودیوں نے اپنی حدیثوں کی نسبت کہا۔ مگر ہم حدیث کو خادم قرآن اور خادم سنت قرار دیتے ہیں اور ظاہر ہے کہ آقا کی شوکت خادموں کے ہونے سے بڑھتی ہے۔ قرآن خدا کا قول ہے اور سنت رسول اللہ کا فعل اور حدیث سنت کے لئے ایک تائیدی گواہ ہے۔"

(کشتی نوح از حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ صفحہ ۸۲-۸۳)

(قائد تعلیم مجلس انصاراللہ مرکزیہ ربوہ)

کامیاب ناصح

اگر آپ نے کامیاب ناصح بننا ہے اور وہ مذکر بننا ہے جس کے مقدر میں خدا تعالیٰ نے لازماً فتح رکھ دی ہے۔ اور یقیناً وہ کامیاب ہوگا تو حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسوہ حسنہ کی پیروی کرنی پڑے گی کیونکہ آپ دنیا کے سب سے بڑے مذکر تھے اس لیے ہمیں ایک ایک قدم سوچ سوچ کر رکھنا پڑے گا۔ اگر ہمارا ایک قدم بھی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرز نصیحت سے باہر نہ جائے تو پھر دیکھیں کہ خدا کے فضل سے وہ امیدیں جو آپ سے وابستہ ہیں اور وہ توقعات جو خدا تعالیٰ نے اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کے تابع قرآن کریم میں بیان فرمائی ہیں کس طرح آپ کی شان میں پوری ہوتی ہیں۔

(خطبہ جمعہ الفضل ۴ جولائی ۱۹۸۳ء)

(قیادت اصلاح وارشاد انصاراللہ مرکزیہ ربوہ)

درخواست ہائے دعا

• خاکسار کی چھوٹی بچی عمر ۱۳ ماہ شدید بیمار ہے پھیپھڑوں میں سوجن ہے اور بہت کمزوری ہے نیز خاکسار کی دادی صاحبہ بھی کئی دنوں سے بیمار ہیں۔ (نذر محمد خان نواب شاہ)

• میرے دادا جان بلڈ پریشر کی وجہ سے بیمار ہیں اور ہسپتال میں داخل ہیں

(فرید نذیر۔ پنجاب یونی ورسٹی)

• میری بیٹی عزیزہ نسیم اختر (نابینا) کچھ عرصہ سے بیمار ہے (عائشہ بی بی چک ۸۲ جنوبی سرگودھا)

• خاکسار نے اعلیٰ ملازمت کے لیے درخواست دی ہوئی ہے۔ (رانا رفیق احمد لاہور)

• خاکسار کے پیٹ پر گلٹیوں والا پھوڑا ہے بہت تکلیف ہے۔ (صوفی محمد ابراہیم سرگودھا)

• مکرم حافظ عبدالحفیظ صاحب مرحوم شہید سابق مبلغ فجی کی والدہ محترمہ کو دل کی تکلیف ہے بعض اوقات مرض شدت اختیار کر جاتا ہے۔ (ارشاد احمد ملہی مربی سلسلہ چک منگلا)

• میری تایازاد بہن عزیزہ سیدہ بیگم اہلیہ چوہدری ریاض احمد صاحب نیاز بہاولپور میں دماغ میں خون جم جانے کی وجہ سے بہت بیمار ہے ہسپتال میں داخل ہے۔ دماغی تکلیف بہت ہے (چوہدری مقبول احمد بھٹی باب الابواب ربوہ)

میرے چھوٹے بھائی عزیزم مکرم سید منیر احمد صاحب خلیل الجمیل فیکٹری ایریا ربوہ دو ہفتہ سے ران پر پھوڑا نکلنے کی وجہ سے صاحب فراش ہیں۔ احباب سے صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(سید سجاد احمد ۲۷ دارالرحمت شرقی ربوہ)

احباب ان سب دوستوں کی صحت یابی کے لئے دعا کریں۔

نعم البدل

میرا بیٹا ودود احمد عمر ۲۱ سال ۲۵ جون کی صبح چند گھنٹے بیمار رہ کر اپنے مولیٰ حقیقی سے جا ملا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ عزیزم ودود ایک ذہین اور لائق بچہ تھا۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے ہم سب کو صبر جمیل کی توفیق بخشے اور نعم البدل سے نوازے۔ آمین

(بشریٰ مبارکہ بنت چوہدری مقصود احمد درک صاحب قیام پور ورکاں۔ گوجرانوالہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سالانہ اجتماع ناصرات الاحمدیہ ۲۱، ۲۲، ۲۳ اکتوبر بروز جمعہ ہفتہ اتوار

امسال لجنہ اماء اللہ کی طرح ناصرات کے بھی سیمی فائنل مقابلہ جات ہوں گے اور ہر مقابلہ میں منتخب شدہ پندرہ بچیاں سٹیج پر بول سکیں گی۔

اجتماع کے دوسرے روز ہفتہ کو حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے خطاب کے بعد وقفہ میں

(۱) معیار اوّل کا دینی معلومات کا ٹیسٹ کتابچہ دینی معلومات شائع کردہ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ میں سے سبق نمبر ۴ بعنوان "صحابہ اور بزرگانِ دین"

معیار دوم کا ٹیسٹ دینی معلومات کتابچہ پیارے اسلام کی پیاری باتیں مکمل چھوٹے گروپ کے ٹیسٹ کا نصاب چھپے ہوئے پروگرام میں درج ہے۔

(۲) تقریری مقابلہ معیار اوّل کے عنوانات (وقت فی تقریر ۳ منٹ)
مسجد سپین، فضیلت قرآن کریم، پردہ مسلمان عورت کا وقار ہے، سیرت حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ (تقریر کسی ایک عنوان پر ہوگی)

(۳) تقریری مقابلہ معیار دوم کے عنوانات :- (وقت فی تقریر ۲ منٹ)
خدمتِ دین کو اک فضلِ الٰہی جانو، امانت دیانت، سیرت حضرت عائشہؓ، برکات خلافت

(۴) مقابلہ حفظ قرآن کریم معیار اوّل۔ سورۃ الفجر
" " " " " دوم القارعۃ، سورۃ العادیات

(۵) " تلاوت قرآن کریم معیار اوّل سولھواں سیپارہ مکمل دیکھ کر۔
" " " " دوم تیسرا سیپارہ نصف اوّل " "۔

(۶) " حفظ نظم " اوّل اے خدا اے کارساز.... پہلے دس اشعار (از درثمین)
غم اپنے دوستوں کا..... پوری نظم کلام محمود)
" " " " دوم نور فرقاں ہے جو سب..... مکمل (از درثمین)
" " " " سوم اللہ کے پیاروں کو تم کیسے بُرا سمجھے (کلام محمود)

(۷) مقابلہ پرچی کھیل معیار اوّل اور دوم۔

ضروری نوٹ :- انتخاب بہترین بچی کے لئے جس بچی کا نام بھیجا جائے وہ اجتماع تک ۱۲ سال سے کم اور ۱۴ سال سے زیادہ نہ ہو۔ ۲۲ اکتوبر بروز ہفتہ مجالس کو ارسال شدہ فارم میں درج شدہ قواعد کے مطابق تحریری امتحان اور زبانی انٹرویو بھی ہوگا۔ وقت اجتماع پر بتایا جائے گا۔ قلم ساتھ لائیں۔

تصحیح :- نظم اے خدا اے کارساز، درثمین میں ہے کلام محمود میں نہیں، سہو کتابت سے چھپے ہوئے پروگرام میں غلط ہوگیا ہے۔ (سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ)

وقف عارضی جماعت کی ترقی کیلئے نہایت ضروری ہے

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں :-

" جماعت میں یہ رُوح ہونی چاہیئے کہ جس طرح وہ مالی قربانی کرتی ہے اسی طرح جسمانی قربانی میں حصہ لے۔ استثنائی صورتوں کے علاوہ باقی جس قدر ملازم زمیندار، تاجر اور پیشہ ور اور جنہیں چھٹیاں مل سکتی ہیں۔ میں ان سب کو تحریک کرتا ہوں کہ ایک یا دو یا تین ماہ جتنا عرصہ کوئی دے سکے تبلیغ کے لئے دے۔ یہ بھی نفلی نیکی ہے..... جماعت کی ترقی کے لئے یہ چیز نہایت ضروری ہے اور ہر فرد بشر کو آج نہیں تو کل اور کل نہیں تو پرسوں ایک نظام کے ماتحت اس میں لازمی طور پر حصہ لینا پڑے گا۔"

خاکسار احباب جماعت کو اس مبارک سکیم میں حصہ لینے کی تحریک کرتا ہے۔ آج ہی اپنا فارم وقف عارضی پُر کرکے دفتر ہذا کو ارسال فرمائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن)

یوم تحریک جدید

یوم تحریک جدید میں مندرجہ ذیل باتوں کا جائزہ لیں :-

(۱) گزشتہ سال کی نسبت سالِ رواں کے وعدے کم از کم ڈیوڑھے ہوں۔

(۲) ۳۱ اکتوبر سے قبل وصولی کو سو فی صد کرنے کی بھرپور کوشش

اس قسم کی خوشکن رپورٹیں بھجوانے والی جماعتوں کے نام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں دعا کے لئے پیش کئے جائیں گے۔ (وکیل المال اوّل)

سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع انشاء اللہ ۲۱، ۲۲، ۲۳ اکتوبر ۱۹۸۳ء کو منعقد ہوگا جس میں ہر شہر، قصبہ اور گاؤں سے جہاں لجنہ کی تنظیم قائم ہے لجنہ اور ناصرات کی نمائندگی لازمی ہوگی۔ ہر ضلع کی صدر لجنہ کو بھی اس طرف توجہ دینی چاہیئے۔ کہ وہ اپنی ضلع کی لجنات سے رابطہ قائم کرکے انہیں اجتماع میں شمولیت کی تلقین کریں۔

ربوہ پہنچ کر دفتر میں نام درج کروانا بہت ضروری ہے جو نمائندہ یا زائرہ اپنا نام درج نہیں کرائے گی اسے اجتماع میں شریک نہیں سمجھا جائے گا۔ جہاں سے ایک سے زائد زائرات آئیں اُن کی نگران اُن کے ناموں اور عہدوں کی تحریری فہرست دفتر کو مہیا کریں۔

زائرات جتنی چاہیں آسکتی ہیں۔ لیکن اُن کے قیام و طعام کی ذمہ داری بھی اسی صورت میں لجنہ مرکزیہ پر ہوگی۔ جبکہ اس کے پاس مقامی لجنہ کی صدر کی تصدیق ہو اور آنے سے قبل اطلاع بھی ہو۔ بصورت دیگر اپنا انتظام خود کریں۔ (جنرل سیکرٹری لجنہ مرکزیہ)

انتخاب نمائندگان شوریٰ انصار اللہ

مجلس شوریٰ انصار اللہ کے لئے مجالس مقامی اپنے اراکین کی مجموعی تعداد کے ہر بیس یا بیس کی کسر پر ایک نمائندہ منتخب کرے گی۔ لیکن زعیم اعلیٰ / زعیم مقامی مجلس متعلقہ کے لئے مقرر کردہ تعداد میں شامل نہیں ہوں گے۔ اگر زعیم اعلیٰ / زعیم بہ اجازت صدر مجلس شوریٰ میں شمولیت نہ کر رہے ہوں تو پھر متبادل نمائندہ کا تقرر بذریعہ انتخاب ہوگا۔ اس لئے زعماء / زعماء اعلیٰ انصار اللہ سے گزارش ہے کہ نمائندگان شوریٰ کا انتخاب کروا کر ۳۰ ستمبر سے پہلے پہلے نام دفتر کو بھجوا دیں۔

جزاکم اللہ تعالیٰ۔ (قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

ماہانہ رپورٹ کارگزاری

ناظمین اضلاع / زعماء اعلیٰ اور زعماء انصار اللہ سے گزارش ہے کہ اپنی ماہانہ رپورٹ کارگزاری بابت ماہ وفاء / جولائی ۱۹۸۳ء تیار کرکے جلد ترسیل مرکز کریں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ۔ (قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

تصحیح

مورخہ ۴ ستمبر ۱۹۸۳ء کے الفضل صفحہ ۴ پر ایک اعلان نکاح میں مکرم مولوی غلام باری سیف صاحب کے نام کے ساتھ غلطی سے نائب وکیل اعلیٰ تحریک جدید لکھا گیا ہے۔ مکرم مولوی صاحب موصوف نے بھی اس فروگذاشت کی طرف پیاری توجہ مبذول کروائی ہے۔ ہم اس سہو پر معذرت خواہ ہیں۔ ادارہ

ولادت

• اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مورخہ ۹/۱۱/۸۳ کو ۹ بجے رات میری بیٹی عزیزہ بشارت بشیر صاحبہ کو لڑکا عطا فرمایا۔ بچہ کمزور ہے دعا کریں اللہ تعالیٰ بچے کو صحت والی لمبی عمر دے۔ نومولود کا نام مصطفےٰ احمد رکھا گیا ہے۔ یہ لڑکا مکرم اکبر احمد صاحب راولپنڈی کا لڑکا اور حکیم اکمل احمد صاحب راولپنڈی کا پوتا ہے۔

(بشیر احمد خادم حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب)

• خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے ۱۱ ستمبر ۱۹۸۳ء کو پہلا فرزند عطا فرمایا ہے جو حکیم رحمت اللہ صاحب بنگوی حال دارالرحمت وسطی ربوہ کا پوتا اور شیخ محمد طفیل صاحب اوکاڑہ کا نواسہ ہے۔ احباب سے نومولود مسعود کے نیک اور صالح ہونے نیز درازی عمر کے لئے درخواست دعا ہے۔

(ولی اللہ۔ ۳۶۵ لنڈا بازار لاہور)

قائدین کرام! نمائندگانِ شوریٰ کے اسماء دفتر کو جلد بھجوائیں! معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ مرکزیہ

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع انشاء اللہ ۲۱ تا ۲۳ اکتوبر ۱۹۸۳ء اپنی سابقہ روایات کے ساتھ منعقد ہو رہا ہے۔ اجتماع میں تمام مجالس کی نمائندگی لازمی ہے۔ جملہ قائدین علاقہ، اضلاع و مقامی کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ مجالس کی نمائندگی کو سو فیصد بنانے کے لئے بھرپور کوشش فرمائیں۔ پاکستان کی کوئی ایسی مجلس نہیں رہنی چاہیئے جہاں سے کسی فرد نے اجتماع میں شرکت نہ کی ہو۔

(قائمقام معتمد)

غنادین تقریری مقابلہ جات معیار صغیر

برموقع سالانہ اجتماع اطفال الاحمدیہ ۱۹۸۳ء

(۱) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا بچوں سے حسن سلوک (۲) برکاتِ خلافت (۳) سچائی۔ (۴) حضرت بلالؓ (۵) مسلم بچوں کے سنہری کارنامے۔

(منتظم علمی مقابلہ جات سالانہ اجتماع اطفال الاحمدیہ ۱۹۸۳ء)

غنادین مقابلہ مضمون نویسی سالانہ اجتماع اطفال الاحمدیہ ۱۹۸۳ء

۱۔ سیرت حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضؓ۔ ۲۔ ذکر الٰہی۔
۳۔ حضرت مصلح موعود رضؓ کے کارنامے۔ ۴۔ ہمارا اجتماع۔
۵۔ سیرت حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحؒ

(منتظم علمی مقابلہ جات سالانہ اجتماع اطفال

مرکز سے قریبی مجالس میں مقابلہ!

تمام مرکز سے قریبی مجالس میں یہ مقابلہ ہے کہ کس مجلس سے سب سے زیادہ اطفال سائیکل سوار اپنے سالانہ اجتماع پر آتے ہیں۔ اپنی مجلس کو اوّل انعام کا مستحق قرار دینے کے لیے ابھی سے سائیکل سواروں کو مشق کرانا شروع کر دیں۔

(منتظم سائیکل سٹینڈ اطفال الاحمدیہ سالانہ اجتماع)

(بقیہ صفحہ اوّل)

میں یقین دلاتا ہوں کہ اس میں آپ لذتیں پائیں گے کہ دنیوی لذتیں آپ کو ان کے مقابل پر ہیچ نظر آئیں گی۔ یہ وہ عید ہے جو محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی عید ہے۔ احمدیوں کو چاہیئے کہ اسلامی معاشرہ کی اسلامی عید دنیا میں رائج کریں یہی ایک عید ہو جو دنیا میں منائی جائے۔ اس کے سوائے کوئی اور عید باقی نہ رہے۔

(ناظر اصلاح وارشاد)

—o—

"جو خدا کے لیے ہوتا ہے خدا اس کا ہو جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ اپنی طرف آنے والے کی سعی اور کوشش کو ضائع نہیں کرتا"

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۱۴۴)

زکوٰۃ فلاح و کامیابی کی کلید ہے

اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے:۔

"قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝ الَّذِیْنَ هُمْ فِیْ صَلَاتِهِمْ خَاشِعُوْنَ ۝ وَالَّذِیْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ ۝ وَالَّذِیْنَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ فَاعِلُوْنَ ۝" (سورۃ مومنون ع ۱)

(ترجمہ)۔ (کامل) مومن اپنی مراد کو پہنچ گئے وہ (مومن) جو اپنی نمازوں میں عاجزانہ رویّہ اختیار کرتے ہیں اور لغو باتوں سے اعراض کرتے ہیں اور زکوٰۃ باقاعدہ ادا کرتے ہیں۔ ایسے مومن دنیا اور آخرت میں ہر لحاظ سے کامیاب رہیں گے۔

صاحب نصاب احباب و خواتین کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اپنی واجب الادا زکوٰۃ جلد ادا فرما کر عنداللہ ماجور ہوں اور خدائی انعاموں کے وارث بنیں۔

(ناظر بیت المال (آمد) ربوہ)

ننھے سائیکل سوارو!

پیارے پیارے ننھے سائیکل سوارو! کیا آپ نے امسال اپنے سالانہ اجتماع پر بذریعہ سائیکل آنے کے لئے تیاریاں شروع کر دی ہیں۔ یہ یاد رکھئے کہ ربوہ تشریف لانے کے بعد اپنا اندراج شعبہ سائیکل سٹینڈ اطفال الاحمدیہ (سالانہ اجتماع ۱۹۸۳ء) میں ضرور کروائیں تاکہ ایسا نہ ہو کہ آپ کا نام اس سکیم میں شروع کے آنے والوں کے نام میں سے رہ جائے۔

(منتظم سائیکل سٹینڈ اطفال الاحمدیہ سالانہ اجتماع ربوہ)

ناظمین اضلاع / زعماء اعلیٰ اور زعماء انصار اللہ متوجہ ہوں

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع اپنی مخصوص روایات کے ساتھ مورخہ ۲۸۔ ۲۹۔ ۳۰ اخاء / اکتوبر ۱۹۸۳ء کو مرکز سلسلہ ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے۔

سالانہ اجتماع پر ناظمین اضلاع / زعماء اعلیٰ اور زعماء انصار اللہ کی حاضری لازمی ہے۔

ناظمین اضلاع / زعماء اعلیٰ اور زعماء اپنے عہدہ کے لحاظ سے شوریٰ کے نمائندہ ہوں گے ان کے علاوہ ہر بیس ارکان یا اس کی کسر پر ایک نمائندہ منتخب ہوگا۔

براہِ کرم نمائندگان کا انتخاب کروا کر ۳۰ ستمبر تک دفتر مرکزیہ میں بھجوا دیں۔ جزاکم اللہ!

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

"جو خدا کے لئے ہوتا ہے خدا اس کا ہو جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ اپنی طرف آنے والے کی سعی اور کوشش کو ضائع نہیں کرتا"

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۱۴۴)

انشاء اللہ تعالیٰ
حضرت حکیم نظام جان کے
فرزند و جانشین
حکیم عبدالحمید صاحب اعوان
مشہور دواخانہ ربوہ بالمقابل ایوانِ محمود
میں ۲۶، ۳۰ ستمبر ۱۹۸۳ء
کو مطب میں حاضر ہونگے۔ جمعرات تین بجے دوپہر سے شام چھ بجے تک اور جمعہ صبح ۸ تا ۱۲ بجے دوپہر تک
منیجر مشہور دواخانہ ربوہ

بموقع دکان برائے فروخت
چالو جنرل سٹور فوری ضرورت کے تحت برائے فروخت ہے۔ بالمشافہ ملیں۔
ناصر جنرل سٹور
چوک یادگار۔ دارالصدر جنوبی۔ ربوہ

نئے پرانے
لطیف موٹرز
کی خرید و فروخت کیلئے ہماری خدمات حاصل کریں
لطیف موٹرز ۲۴۔ میکلوڈ روڈ لاہور
فون دفتر ۵۵۹۴۴
میاں عبداللطیف گھر:۔ ۳۳۰۶۹۳